***Journal of Religion & Society*** **(JR&S)**
*Available Online:*
*https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index*
*Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X*
*Platform & Workflow by: Open Journal Systems*
*https://doi.org/10.5281/zenodo.17102163*

# A thematic study of the Hadith "La darar wa la dirar" regarding environmental balance

## ماحولیاتی توازن کے متعلق حدیث "لاضرر ولاضرار" کا موضوعاتی مطالعہ

**Muhammad Ajmal**
MPhil, Shifa Tameer e millat Department of Islamic Studies Seerah program
muhammadajmal6811@gmail.com
**Sadheer Khan (Mufti Muhammad Hassan)**
PhD Research Scholar, International Institute of Islamic thought and civilization (ISTAC), International
Islamic University Malaysia (IIUM)
mh417884@gmail.com
**Awais Ud din Khan**
PhD Research Scholar, International Institute of Islamic thought and civilization (ISTAC), International
Islamic University Malaysia (IIUM)
khanawaisuddin@gmail.com

**Abstract**

This article, "A Thematic Study of the Hadith 'La Dharar wa La Dhirar' Regarding Environmental Balance," explores the comprehensive framework that the Prophetic Hadith "La Dharar wa La Dhirar" (Neither inflict harm nor tolerate harm) provides for environmental protection and balance in Islam. It argues that Islam, as a religion aligned with nature, offers guidance for all aspects of life, including ecological well-being.

The study delves into the causes of environmental degradation, identifying human actions, such as ignorance, selfishness, and the lack of fear of God, along with the industrial revolution and its consequences, as primary contributors to ecological imbalance. It discusses specific forms of damage including land, air, and water pollution, and the environmental impacts of warfare.

Furthermore, the article highlights Islamic solutions for environmental protection based on the Hadith. These solutions encompass principles for water conservation and purity, sustainable land management through afforestation, importance of cleanliness and proper waste management, and ethical guidelines during wartime that prohibit environmental destruction.

The study also examines the deeper dimensions of Islamic environmental ethics, such as the concept of humans as Allah's vicegerents (Khilafah) on Earth, the notion of natural resources as a trust (Amanah), the interconnectedness of all creation glorifying Allah, the responsibility of governance and the state in ensuring a healthy environment, and the alignment of Islamic principles with sustainable development.
In conclusion, the article asserts that the Hadith "La Dharar wa La Dhirar" forms the foundation of the Islamic concept of environmental balance, not only prohibiting harm but also encouraging positive actions for environmental betterment. It proposes that Islamic teachings offer a holistic approach for humanity to live in a sustainable and healthy environment, with individuals, society, and the state all playing their part. This principle is presented as both a moral and religious obligation, crucial for human survival and welfare.
**Keywords:** La darar wa la dirar, Environmental Balance, Islamic Environmental Ethics, Harm Prevention, Stewardship (Khalifah)

**تعارف**

اسلام ایک دین فطرت ہے جو انسانیت کو زندگی کے ہر شعبے میں راہنمائی فراہم کرتا ہے، بشمول ماحولیاتی توازن۔ کائنات کو اللہ تعالیٰ نے ایک متوازن انداز میں تخلیق کیا ہے جس میں خالق کی اعلیٰ کاریگری عیاں ہے۔ قدرتی وسائل میں بے جا مداخلت ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتی ہے، جس کی بنیادی وجوہات جہالت، خود غرضی، اور خوف خدا کا فقدان ہے۔ انسان کا اپنے ذاتی مفادات کو معاشرتی مفادات پر ترجیح دینا اور حیاتیاتی تنوع کو نقصان پہنچانا ماحولیاتی بگاڑ کا باعث بنتا ہے۔

یہ مقالہ ماحولیاتی توازن کے حوالے سے حدیث نبوی "لاضرر ولاضرار" (نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ دوسروں کو نقصان پہنچاؤ) کا موضوعاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ یہ اصول اسلامی فقہ میں ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور اس کا اطلاق وسیع پیمانے پر ہوتا ہے۔ یہ مطالعہ یہ ظاہر کرے گا کہ کس طرح یہ حدیث ماحولیاتی تحفظ اور توازن کے لیے ایک جامع فریم ورک فراہم کرتی ہے، نقصانات کو روکنے (ضرر و ضرار) اور ایسے اقدامات کو فروغ دینے کے ذریعے جو قدرتی ماحول کی حفاظت اور بہتری کا باعث بنتے ہیں۔ اس ضمن میں پانی، زمین، جنگلات اور آلودگی کے انتظام سے متعلق اسلامی تعلیمات کا خصوصی جائزہ لیا جائے گا۔

**1۔ نظریاتی فریم ورک: ماحول اور "لاضرر ولاضرار"**

1.1 **ماحول کی تعریف** لغوی اعتبار سے ماحول کا معنی "حالت اور ہیئت" ہے، جسے عربی میں "بیئۃ" کہا جاتا ہے۔ اصطلاحی طور پر، ماحول ہر اس چیز کی تعبیر ہے جو فرد اور جماعت کے ارد گرد ہے اور اس پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ڈاکٹر سعید اللہ قاضی کے مطابق ماحولیاتی آلودگی کا تعلق صرف ہوا، پانی، زمین اور مٹی سے خاص نہیں بلکہ اس میں اخلاقی، ثقافتی، تعلیمی، سیاسی، معاشرتی اور معاشی امور بھی شامل ہیں۔ تاہم، اس مطالعے میں طبعی ماحول پر بحث کی جائے گی، جس میں وہ تمام اشیاء شامل ہیں جو ہماری زندگی اور بقا کے لیے ضروری ہیں، جیسے رہائش، خوراک، پانی، سانس لینے، علاج معالجہ اور کاروبار سے متعلق چیزیں۔

1.2 **اسلام میں ماحولیاتی توازن** اللہ تعالیٰ نے کائنات کو متوازن بنایا ہے۔ اسلام کی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قدرتی ماحول کو ایک خاص انداز پر پیدا کیا ہے، اور جب تک انسان کی طرف سے فساد اور خرابی کی مداخلت نہ ہو، یہ متوازن رہے گا۔ قرآن کریم میں ارشاد

ہے کہ "ہم نے زمین پھیلایا اور اس میں بھاری بھاری پہاڑ ڈالدیئے اور اس میں ہر قسم کی چیز ایک معین مقدار سے اگائی"۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین سے ہر چیز توازن کے ساتھ پیدا کی گئی ہے، جو حیاتیاتی تنوع کی ضروریات کو پورا کرتی ہے اور ماحول کا توازن برقرار رکھتی ہے۔ ماحولیاتی توازن کا مطلب ہے کہ طبعی عناصر کو ان کی طبعی حالت پر چھوڑا جائے اور انہیں ہر قسم کی جوہری اور غیر طبعی آلودگی سے بچایا جائے۔

1.3 **حدیث "لاضرر ولاضرار** "حدیث "لاضرر ولاضرار" ایک جامع اصول ہے جس کا مطلب ہے کہ نہ تو خود کو نقصان پہنچاؤ اور نہ ہی دوسروں کو نقصان پہنچاؤ۔ یہ اصول ہر اس عمل سے منع کرتا ہے جو کسی بھی جاندار یا ماحول کے لیے مضر ہو۔ ماحولیاتی تناظر میں، یہ حدیث انسان کو ایسے تمام اقدامات سے روکتی ہے جو ماحول میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں، خواہ وہ آلودگی ہو، وسائل کا بے دریغ استعمال ہو، یا جنگ وجدل کے دوران ہونے والی تباہی۔

**2۔ حدیث "لاضرر ولاضرار" کی روشنی میں ماحولیاتی بگاڑ (ضرر) کے اسباب**

ماحولیاتی بگاڑ کا بڑا سبب انسان کے اپنے اعمال ہیں۔ انسان نے اپنی امتیازی صلاحیتوں (سوچنا، بولنا، منصوبہ بندی) کو وقتی سہولت اور فائدے کے لیے استعمال کیا، جس کے نتیجے میں قدرتی عناصر کی قوت برداشت ختم ہونا شروع ہوگئی۔

2.1 **انسانی اعمال کا بنیادی سبب** جہالت کی وجہ سے ماحول کے لیے نقصان دہ امور کی پہچان نہیں ہوتی، اور خود غرضی وخوف خدا کا فقدان افراد کو اپنے مفادات کو معاشرتی مفادات پر مقدم رکھنے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ ان کے اعمال حیاتیاتی تنوع اور ماحول کو نقصان پہنچا رہے ہیں، لوگ ذاتی مفادات کے حصول میں مگن رہتے ہیں۔

2.2 **صنعتی انقلاب اور ٹیکنالوجی کی ترقی** صنعتی انقلاب کے بعد سے، خاص طور پر جب انسان نے معدنیات (کوئلہ، تیل، گیس) تک رسائی حاصل کی اور ترقی کی دوڑ میں شامل ہوا، بھاپ سے چلنے والے انجن، بڑے کارخانے اور مشینیں ایجاد کیں، تو قدرتی ماحول پر انتہائی بھیانک اثرات مرتب ہوئے۔ آج ہر ترقیاتی منصوبہ کسی نہ کسی صورت میں ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کا سبب بن رہا ہے۔

**2.3 ضرر کی مخصوص صورتیں**

- **زمین کا بگاڑ:** زرعی رقبے کا رہائشی آبادیوں، سڑکوں، ہوائی اڈوں اور کارخانوں میں تبدیل ہونا زرعی صلاحیت والی زمین کو زراعت سے نکال کر تعمیرات میں بدل دیتا ہے، جس سے درختوں اور فصلوں کی کمی ہو کر ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتی ہے۔ کیمیائی ادویات کا زرعی زمین میں استعمال اگرچہ زیادہ پیداوار کا باعث بنا، لیکن اس نے زمین میں مضر اثرات بھی پیدا کیے، جس کے نتیجے میں نباتات زہریلے اجزاء اپنے اندر جمع کرلیتی ہیں اور انسانی یا حیوانی استعمال سے جسم پر زہریلے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ درختوں اور نباتات کے کاٹنے سے مٹی کا بہاؤ بھی ہوتا ہے، جس سے زرخیز زمین اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے اور زرعی پیداوار میں کمی آتی ہے۔
- **فضائی آلودگی:** کارخانوں اور صنعتی اداروں میں استعمال ہونے والے ایندھن سے ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ٹرانسپورٹ کے بے دریغ استعمال، فیکٹریوں کے دھویں، اور اینٹوں کے بھٹوں سے فضا میں آلودگی بڑھ رہی ہے۔ درختوں کا بے دریغ کٹاؤ، آبادی کا تیزی سے بڑھنا، اور سبز علاقوں کو پختہ عمارتوں میں بدلنا موسمیاتی تبدیلیوں پر بری طرح اثرانداز ہو رہا ہے۔
- **آبی آلودگی:** فیکٹریوں اور کارخانوں کے زہریلے دھویں سے ندیاں، نہریں، تالاب اور دریا آلودہ ہو چکے ہیں۔ اس لیے پینے کے پانی کی کمی ہو رہی ہے۔ رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے بھی پانی آلودہ ہوتا ہے۔

- **جنگوں کے اثرات**: زمینی، فضائی اور بحری جنگ و جدال میں استعمال ہونے والے آلات اور مہلک ہتھیاروں کے استعمال نے بھی ماحولیات کی آلودگی کو بڑے پیمانے پر پیدا کیا ہے۔ خلیجی جنگوں کے دوران سمندر میں بہائے گئے پٹرول سے پیدا ہونے والی آبی آلودگی، اور پٹرول کنوؤں کے جلانے سے پیدا ہونے والا زہریلا دھواں بہت سے ملکوں کو متاثر کر چکا ہے۔ عراق میں نیوکلیئر ہتھیاروں کے استعمال سے فضائی آلودگی نے کینسر اور پیدائشی نقائص میں بے تحاشہ اضافہ کیا ہے۔

**2.4 ماحولیاتی بگاڑ کے نتائج** ماحولیاتی بگاڑ انسانی صحت کو خطرہ لاحق کر رہا ہے اور موسمی ناہمواری، درجہ حرارت کی کمی و زیادتی، خشک سالی، طوفان، سیلاب اور دیگر قدرتی آفات کا سبب بن رہا ہے۔ اس سے کثرتِ امراض جنم لے رہے ہیں اور انسانی جان کی بقاء کو خطرہ ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی رپورٹ کے مطابق، ہوائی آلودگی عالمی سطح پر انسانی جان کے لیے خطرہ بن چکی ہے، جس سے سالانہ 70 لاکھ لوگ لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔

**3۔ اسلامی حل اور "لاضرر ولاضرار" کے ذریعے ماحولیاتی تحفظ**

اسلام اپنی تعلیمات کے ذریعے ہر قسم کی ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کا ایک آفاقی نقطہ نظر رکھتا ہے۔ یہ اجتماعی مفادات کے تحفظ کا شعور پیدا کرتا ہے، اور مسلمان کو اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرنے کی ترغیب دیتا ہے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

**3.1 پانی کا تحفظ اور پاکیزگی** پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور زندگی کی بقا کا قیمتی عنصر ہے۔ اسلام نے پانی ضائع نہ کرنے اور آلودگی سے بچانے کی تاکید کی ہے۔

- **پانی کے ضیاع کی ممانعت**: رسول اللہ ﷺ نے وضو میں بھی پانی کے اسراف سے منع فرمایا ہے، خواہ وہ بہتی نہر پر ہی کیوں نہ ہو۔ آپ ﷺ خود ایک لیٹر سے بھی کم پانی سے وضو اور چار لیٹر سے بھی کم پانی سے غسل فرماتے تھے۔
- **پانی کو نجاست سے بچانے کا حکم**: آپ ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے، اور اسی طرح جاری پانی میں بھی۔
- **تحفظ کی احتیاطی تدابیر**: اسلام نے غسل اور ہاتھ دھونے کے وقت پانی کھلا نہ رکھنے، برتن دھونے کے لیے بالٹی میں پانی استعمال کرنے، اور وضو کے لیے بھی پانی کو لوٹے میں ڈال کر استعمال کرنے کی تلقین کی ہے تاکہ پانی ضائع ہونے سے بچ سکے۔ گھر کے استعمال شدہ پانی کو گلیوں میں فضول نہیں چھوڑنا چاہیے بلکہ اسے فصلوں یا کھیتوں کے لیے کارآمد بنانا چاہیے۔ ملکی سطح پر بھی بارشوں کے پانی کو محفوظ کرنے کے لیے ڈیم اور بند قائم کرنے چاہئیں۔

**3.2 زمین کا انتظام اور شجر کاری** زمین کی آبادکاری اور زراعت اسلام میں باعث اجر ہے۔

- **شجر کاری کی ترغیب**: درخت لگانا اور فصل بونا صدقہ جاریہ قرار دیا گیا ہے، جس کا ثواب انسان کو موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "اگر قیامت قائم ہو جائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کی چھوٹی بیج ہو تو اسے گھاڑ دے"۔ یہ فضائی آلودگی کے خاتمے اور آکسیجن کی افزودگی کا بہترین ذریعہ ہے۔
- **جنگلات کی اہمیت**: جنگلات ماحول کو خوشگوار رکھتے ہیں، بارشیں ہوتی ہیں، اور آبادی کے لیے لکڑی و گوشت فراہم کرتے ہیں۔ اسلام نے اپنی تعلیمات کے ذریعے درخت اور سبزہ زار لگانے کی ترغیب دی ہے۔ ماہرین کے مطابق، زمین کے ایک چوتھائی حصے پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے۔

- **غیر ضروری درختوں کے کاٹنے کی ممانعت :** بلاضرورت درختوں کو کاٹنے کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔خاص کر بیری کے درخت کو چٹیل میدان میں کاٹنے سے منع کیا گیا ہے جہاں مسافر اور جانور سایہ حاصل کرتے ہوں۔

**3.3 صفائی ستھرائی اور کچرا انتظام** اسلام نے اپنے پیروکاروں کو اپنے جسم سمیت اپنے آس پاس کے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیا ہے۔پاکیزگی کو "نصف ایمان" قرار دیا گیا ہے۔

- **راستوں کی صفائی :** راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ایمان کی ایک شاخ قرار دیا گیا ہے اور اس پر اجر کی بشارت دی گئی ہے۔
- **عوامی مقامات پر گندگی پھیلانے کی ممانعت :** لعنت کے تین کاموں سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے: مسافروں کے اترنے کی جگہ، عام راستے اور سائے میں قضائے حاجت کرنا۔
- **صنعتی اور شہری کچرا :** کارخانوں اور اسپتالوں کا کچرا ٹھکانے لگانے کے لیے مستقل حل تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔زہریلے دھویں کو روکنے کے لیے سائنسی ذرائع اختیار کرنے ہوں گے۔

**3.4 جنگی صورتحال میں اخلاقی ضابطے** اسلام نے حالت جنگ میں بھی ماحولیاتی تباہی سے منع کیا ہے۔ مسلمان فوجوں کو شہروں، فصلوں اور باغوں کو برباد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کسی لشکر کو روانہ کرتے وقت وصیت فرماتے کہ کسی پھل دار درخت کو نہ کاٹو اور کسی آباد مکان یا جگہ کو ویران نہ کرو۔ یہ اصول جنگوں میں وسیع پیمانے پر ہونے والی ماحولیاتی آلودگی اور تباہی (جیسا کہ کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال اور فصلوں کی تباہی) کی ممانعت کرتا ہے۔

**4۔اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات کی گہری جہتیں**

حدیث "لاضرر ولاضرار" کے عملی اطلاقات کے علاوہ، اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات گہرے فلسفیانہ اور روحانی تصورات پر بھی مبنی ہیں جو انسان کو ماحول کے ساتھ ایک خاص تعلق میں باندھتے ہیں۔ یہ تصورات ماحولیاتی توازن کے لیے پائیدار اور دیرپا حل فراہم کرتے ہیں۔

**4.1 انسان بحیثیت خلیفہ (زمین پر اللہ کا نائب) :** اسلام میں انسان کو زمین پر اللہ کا خلیفہ یا نائب قرار دیا گیا ہے۔ یہ درجہ ایک عظیم ذمہ داری کے ساتھ آتا ہے، جس میں انسان کو نہ صرف اللہ کی زمین کو آباد کرنے کا حکم دیا گیا ہے بلکہ اس کی دیکھ بھال اور اس کے وسائل کا ذمہ دارانہ استعمال بھی اس کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ خلافت کا یہ تصور انسان کو محض صارف نہیں بلکہ محافظ بناتا ہے، جو ماحولیات میں بگاڑ پیدا کرنے کی بجائے اس کی بہتری اور بقا کے لیے کوشاں رہتا ہے۔ یہ نقطہ نظر "لاضرر ولاضرار" کے اصول کو مزید تقویت دیتا ہے، کیونکہ خلیفہ کا کردار نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیتا۔

**4.2 امانت (ذمہ داری اور جوابدہی) :** ماحول اور اس کے وسائل کو اسلام میں ایک امانت کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو اللہ کی طرف سے انسان کو سونپی گئی ہے۔ امانت کا یہ تصور اس بات پر زور دیتا ہے کہ انسان ان وسائل کا مالک نہیں بلکہ امین ہے، اور اسے ان کا حساب آخرت میں دینا ہو گا۔ یہ ذمہ داری اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ اپنے اعمال سے ماحول کو نقصان نہ پہنچائے اور آنے والی نسلوں کے لیے اسے محفوظ رکھے۔ یہ تصور فرد کو اپنے ہر ماحولیاتی عمل کے بارے میں جوابدہ بناتا ہے، چاہے وہ پانی کا ضیاع ہو، درختوں کا کٹاؤ ہو، یا آلودگی پھیلانا ہو۔

**4.3 کائنات کا باہمی ربط (تسبیح وحمد) :** اسلام کائنات کی ہر شے کے باہمی ربط اور تسبیح وحمد کے تصور پر زور دیتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے، خواہ وہ پرندے ہوں، پہاڑ ہوں یا دریا۔ یہ تصور انسان کو کائنات کے تمام عناصر کے ساتھ احترام اور ہم آہنگی کے ساتھ پیش آنے کی ترغیب دیتا ہے۔ جب کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ ہر جاندار اور بے جان چیز اللہ کی تخلیق ہے اور اس کی تسبیح کرتی ہے، تو

وہ اسے نقصان پہنچانے سے گریز کرتا ہے۔ اس باہمی ربط کا مطلب یہ بھی ہے کہ ایک حصے کو پہنچنے والا نقصان پورے ماحولیاتی نظام پر اثر انداز ہوتا ہے۔

**4.4 حکمرانی اور ریاست کی ذمہ داری :** اگرچہ "لاضرر ولاضرار" ایک اخلاقی اصول ہے جو ہر فرد پر لاگو ہوتا ہے، لیکن اس کا اطلاق وسیع تر معاشرتی اور ریاستی سطح پر بھی ضروری ہے۔ اسلامی ریاست پر یہ فرض ہے کہ وہ شہریوں کے لیے ایک صاف اور صحت مند ماحول کو یقینی بنائے۔ اس میں قوانین کا نفاذ، قدرتی وسائل کا منظم انتظام، آلودگی پر قابو پانے کے لیے پالیسیاں بنانا، اور شجر کاری جیسے اقدامات کو فروغ دینا شامل ہے۔ ریاست کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ کوئی بھی صنعتی یا ترقیاتی منصوبہ ماحولیاتی توازن کو بری طرح متاثر نہ کرے۔ حکمرانی کا یہ پہلو حدیث "لاضرر ولاضرار" کو فردی سے بڑھ کر اجتماعی اور ریاستی فریضہ بناتا ہے۔

**4.5 پائیدار ترقی اور اسلامی اصول :** جدید دور میں پائیدار ترقی (Sustainable Development) کا تصور، جو موجودہ نسل کی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ آئندہ نسلوں کی ضروریات کا بھی خیال رکھتا ہے، اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔ اسلام نے وسائل کے اعتدال پسندانہ استعمال، اسراف سے گریز، اور فطرت کے ساتھ ہم آہنگی کی تعلیم دی ہے۔ یہ تمام اصول پائیدار ترقی کی بنیاد بنتے ہیں اور "لا ضرر ولاضرار" کے عملی مظاہر ہیں۔

## نتیجہ

حدیث "لاضرر ولاضرار" ماحولیاتی توازن کے اسلامی تصور کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ یہ صرف نقصان پہنچانے کی ممانعت ہی نہیں کرتی بلکہ ایسے مثبت اقدامات کی بھی حوصلہ افزائی کرتی ہے جو ماحول کو بہتر بناتے ہیں۔ اسلام کی تعلیمات، جیسے پانی کا بے دریغ استعمال روکنا، شجر کاری کی ترغیب دینا، صفائی ستھرائی کی اہمیت، اور جنگ کے دوران ماحولیاتی تحفظ کو یقینی بنانا، سب اس اصول کے عملی اطلاقات ہیں۔

عصری ماحولیاتی بحران کے پیش نظر، یہ اسلامی اصول انتہائی متعلقہ ہیں۔ اگرچہ عالمی حالات کو بدلنا مشکل ہے، تاہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر "لاضرر ولاضرار" کے اصول پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنے گردونواح میں ماحولیاتی آلودگی کو کم کر سکتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات ایک ایسا جامع اور فعال نقطہ نظر پیش کرتی ہیں جو انسانیت کو ایک پائیدار اور صحت مند ماحول میں زندگی گزارنے کی راہ دکھاتا ہے، جس میں ہر فرد، معاشرہ اور ریاست اپنے حصے کا کردار ادا کرے۔ یہ اصول نہ صرف اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے بلکہ انسانی بقا اور فلاح کے لیے بھی ناگزیر ہے۔

**References:**

1. **Quranic Verse:** "ہم نے زمین پھیلایا اور اس میں بھاری بھاری پہاڑ ڈال دیئے اور اس میں ہر قسم کی چیز ایک معین مقدار سے اگائی" (And the earth, we have spread it out and cast therein firmly set mountains and caused to grow therein of every [kind of] thing in [precise] balance.)

- Quran 15:19.

2. **Quranic Verse:** "ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے، خواہ وہ پرندے ہوں، پہاڑ ہوں یا دریا۔" (The seven heavens and the earth and whatever is in them exalt Him; and there is not a thing except that it exalts [Allah] by His praise, but you do not understand their glorification.)

- Quran 17:44.
- Quran 24:41.

3. **Hadith:** (Regarding water wastage during ablution) "رسول اللہ ﷺ نے وضو میں بھی پانی کے اسراف سے منع فرمایا ہے، خواہ وہ بہتی نہر پر ہی کیوں نہ ہو۔" (The Messenger of Allah ﷺ forbade extravagance in ablution, even if it was from a flowing river.)
    - Ibn Majah. *Sunan Ibn Majah*. Hadith 425.

4. **Hadith:** (Regarding planting on the Day of Judgment) "اگر قیامت قائم ہو جائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کی چھوٹی پنیچ ہو تو اسے گاڑ دے" (If the Final Hour comes while you have a shoot of a plant in your hands and it is possible to plant it before the Hour comes, you should plant it.)
    - Ahmad ibn Hanbal. *Musnad Ahmad*. Hadith 12902.
    - Al-Bukhari. *Al-Adab al-Mufrad*.

5. **Hadith:** (Regarding three cursed acts) "لعنت کے تین کاموں سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے: مسافروں کے اترنے کی جگہ، عام راستے اور سائے میں قضائے حاجت کرنا۔" (Beware of the three acts that cause you to be cursed: (1) Relieving yourselves in shaded places (that people utilise), (2) In a walkway, or (3) In a watering place.)
    - Muslim ibn al-Hajjaj. *Sahih Muslim*. Book 4, Hadith 1099.

6. **Instructions of Hazrat Abu Bakr (RA):** "حضرت ابو بکر صدیقؓ کسی لشکر کو روانہ کرتے وقت وصیت فرماتے کہ کسی پھل دار درخت کو نہ کاٹو اور کسی آباد مکان یا جگہ کو ویران نہ کرو۔" (When Abu Bakr (RA) dispatched an army, he would instruct them not to cut down any fruit-bearing tree, nor to destroy any inhabited place.)
    - Malik ibn Anas. *Al-Muwaṭṭa'*. Hadith 918.

7. **Hadith:** "لا ضرر ولا ضرار" (Neither inflict harm nor tolerate harm)
    - Ibn Majah. *Sunan Ibn Majah*. Hadith 2341.
    - An-Nawawi. *Forty Hadith an-Nawawi*. Hadith 32.